REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۸ رجب ۱۳۷۸ھ فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۸ صلح ۱۳۳۸ھش ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دُعا کی تحریک

ربوہ ۱۷ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو باوجود علالت، کمزوری طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں ازحد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

مکرم پروفیسر نذیر احمد صاحب غانا روانہ ہو گئے

مکرم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی مورخہ ۱۵ جنوری بروز جمعرات کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز غانا مغربی افریقہ روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں آپ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں بطور استاد تعلیم و تدریس کے فرائض سرانجام دیں گے۔

احباب آپ کے بخیریت پہنچنے اور حصولِ مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کا عزم انگلستان

آپ ۱۸ جنوری کو ۲ بجے کی گاڑی سے روانہ ہوں گے

ربوہ ۱۷ جنوری۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق تبلیغ اسلام کی غرض سے انگلستان جانے کے لئے مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء بروز اتوار دو بجے بعد دوپہر بذریعہ ریل گاڑی ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ لائلپور سے بذریعہ شاہین ایکسپریس کراچی جائیں گے اور پھر وہاں سے انگلستان روانہ ہوں گے۔ مقامی احباب وقت مقررہ پر ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

پاکستان میں ایٹمی تحقیقات کا ادارہ قائم کیا جائے گا۔

بین الاقوامی ایٹمی ادارہ ضروری آلات اور ماہر مہیا کرے گا۔

وی آنا ۱۷ جنوری۔ بین الاقوامی ایٹمی ادارہ (ایٹمک انرجی ایجنسی) نے اس سال ۱۹۵۹ء کے لئے فنی امداد کا جو پروگرام بنایا ہے۔ اس کے تحت وہ اس سال پاکستان کو سائنسی امداد مہیا کرے گا۔ ادارے نے جن دیگر دو ممالک کو سائنسی امداد دینا طے کیا ہے وہ تھائی لینڈ اور برازیل ہیں۔ اس پروگرام کے تحت یہ ادارہ پاکستان تھائی لینڈ اور برازیل کو سامان بھی دے گا۔ اور ماہر بھی مہیا کرے گا۔ پاکستانی حکام نے پاکستان میں ایٹمی قوت کو ترقی دینے کا جو ہمہ گیر پروگرام طے کر رکھا ہے۔ انہوں نے اس کے بارے میں اس ادارے کے ارباب اختیار سے مفصل بات چیت کی تھی۔ اور ساتھ ہی ادارے سے استدعا کی تھی کہ اسے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے ضروری آلات اور ماہرین کی امداد مہیا کی جائے چنانچہ ادارے کے انتظامی بورڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ ادارے کی طرف سے تین مخصوص ماہرین کی خدمات پاکستان ایٹمی کمیشن کے سپرد کر دی جائیں۔ حکومت پاکستان نے ایٹمی

قوت کو ترقی دینے کا جو پروگرام بنا رکھا ہے اس کے تحت پاکستان میں ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے گا جس میں ایٹمی ریسرچ اور دیگر اکیڈمی کے فنی امور پر تحقیقات کا کام ہوا کرے گا۔

پاکستان سے دوستی کے متعلق بھارت کے تمام دعوے عملاً غلط ہیں

امریکہ میں متعین بھارتی سفیر کے جواب میں پاکستانی سفیر محمد علی کا بیان

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ امریکہ میں متعین نئے بھارتی سفیر مسٹر ایم۔ اے چھاگلہ نے اگلے روز ایک تقریب میں جس میں روسی نائب وزیراعظم مسٹر میکویان بھی موجود تھے تقریر کرتے ہوئے پاکستان پر بہت سے الزامات لگائے تھے۔ اور امریکہ پر زور دیا تھا۔ کہ وہ پاکستان کو فوجی امداد مہیا نہ کرے۔ کل امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر نے ایک بیان میں ان الزامات کی تردید کی ہے۔ اور تفصیل سے ثابت کیا کہ پاکستان سے دوستی کے متعلق بھارت کے تمام دعوے عملاً غلط ہیں۔

پنڈت نہرو کے خصوصی معاون مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کے خصوصی معاون مسٹر ایم او متھائی نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے ان کے خلاف کمیونسٹوں نے الزام لگایا تھا کہ انہوں نے اپنی والدہ کی یاد میں ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے۔ جس کے لئے انہوں نے صنعت کاروں سے بھاری عطیے وصول کئے ہیں نیز ایسی بیمہ پالیسی اختیار کی ہے جس کا پریمیم ان کی تنخواہ سے زائد ہے۔ مسٹر متھائی نے کمیونسٹوں کے الزامات کی تردید کی اور ساتھ ہی استعفیٰ دے دیا۔

ترقیاتی منصوبہ جلد مکمل ہو جائیگا۔

کراچی ۱۷ جنوری۔ پاکستان کے ترقیاتی منصوبے پر غور کے لئے اس ہفتے کے شروع میں جو خاص کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنا کام کل بھی جاری رکھا۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ بعض طے شدہ اصولوں کی روشنی میں منصوبے کو از سر نو مرتب کیا جائے منصوبے میں جو پروگرام شامل کئے گئے ہیں۔ ان کے تمام اصولوں اور مجوزہ پالیسیوں کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ منصوبے کو از سر نو مرتب کرنے کا کام منصوبہ بندی کمیشن متعلقہ وزارتوں کے مشورے سے کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ منصوبہ چند ہی دنوں میں صدر کو پیش کر دیا جائے گا۔

ناغہ کے دنوں میں گوشت کے استعمال کی ممانعت

گجرات ۱۷ جنوری۔ صوبائی حکومت نے ضلعی حکام کو ہدایت کی ہے کہ بارات کو بھی عام پبلک تقریبات تصور کیا جائے اور جمعرات اور جمعہ کے دنوں میں گوشت استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

خدمت کا ایک مؤثر و اہم ذریعہ

ملک و قوم کی خدمت کے لئے ہر احمدی کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ "وقفِ جدید" ملک و قوم کی خدمت کا ایک مؤثر و اہم ذریعہ ہے۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ جنوری

پاک بھارت تعلقات

بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے کانگرس کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان اور بھارت کے باہمی تعلقات کے متعلق بعض نہائت اہم باتیں کہی ہیں۔ جن پر غور کرنا دونوں ملکوں کے مدبرین کا فرض ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر یہ باتیں واقعی خلوص دل سے کہی گئی ہیں۔ تو ان کی بنیاد پر پاک بھارت تعلقات کو آئندہ کے لئے نہائت خوشگوار بنایا جاسکتا ہے؛

پنڈت نہرو کے اس بیان کے متعلق جو خبر (اے پ) کی طرف سے شائع ہوئی ہے وہ ہم ذیل میں بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

"ناگ پور ۱۱ جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے وہ وقت بھی ضرور آئیگا جب پاکستان اور بھارت میں گہری دوستی کے رشتے قائم ہوجائیں گے۔ اور دو آزاد ملکوں کی حیثیت سے ایک دوسرے کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔ پنڈت نہرو نے یہ اعلان آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے کھلے اجلاس میں کیا۔

بھارتی وزیراعظم ان مقرروں کے اعتراضات کے جواب دے رہے تھے جنہوں نے پاکستان کی مذمت کرتے ہوئے پاکستان کے بارے میں مضبوط پالیسی اختیار کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ پنڈت نہرو نے کہا سابقہ تاریخ اور جغرافیائی قرب کے پیش نظر پاکستان سے بھارت کے تعلقات ایک خاص نوعیت رکھتے ہیں۔ اور پاکستان کے خلاف غم وغصہ کا اظہار پاکستانی قوم کو بھارت کے خلاف مشتعل کرے گا جس سے دونوں ملکوں کے اختلافات ختم کرنے کا مفید مقصد حاصل نہیں ہوسکے گا۔

پنڈت نہرو نے کہا اس برصغیر کی تقسیم ہماری تائید ورضامندی کے ساتھ عمل میں آئی تھی بھارت اس تقسیم کے فیصلہ کا پابند ہے۔ اور اس نے اس تقسیم کو ختم کرانے کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ اس تقسیم کو ختم کرانے کی کوشش سے بھارت کے لئے گوناگوں مسائل پیدا ہوجائیں گے۔ اب ہر کسی کو اس حقیقت کا احساس کرنا چاہیئے۔ کہ پاکستان اور بھارت کو دو آزاد اقوام کی حیثیت سے امن دوستی اور تعاون کا ثبوت دینا ہوگا۔ اگر پاکستان کی مذمت کا راستہ اختیار کیا گیا۔ تو اس سے دونوں ملکوں میں امن اور دوستی کو نقصان پہنچے گا۔

پنڈت نہرو نے کہا مجھے اعتراف ہے کہ دونوں ملکوں کے اقدامات کے باعث ان کی سیاسیات میں پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں۔ لیکن مجھے توقع ہے کہ صبر سے کام لیا جائے۔ تو ان پیچیدگیوں کو ختم کرنے کے لئے سازگار ماحول ضرور پیدا ہوگا ہمیں سرحدوں پر چوکنا رہنا چاہیئے۔ لیکن ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جس سے الجھنوں میں اضافہ ہو۔

پنڈت نہرو نے بعض کانگرسیوں کی طرف سے پیش کردہ تجویز کی مخالفت کی کہ بھارت کو پاکستانی حکومت سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے لیکن اسے پاکستانی عوام سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کوئی حکومت یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ اس سے بالا بالا اس کے عوام سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ بھارت اپنے ہاں ایسی صورت حال کی اجازت نہیں دے گا بعینہٖ پاکستان بھی ایسی کوشش کو برداشت نہیں کرے گا؛"

(نوائے وقت ۱۲ جنوری)

جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر پنڈت نہرو نے یہ باتیں خلوص دل سے کہی ہیں۔ تو یقیناً آپ کا یہ بیان پاک بھارت تعلقات کی تاریخ میں نہائت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم نے خلوص دل کی شرط اس لئے لگائی ہے۔ کہ گیارہ بارہ سال سے دونوں طرف سے جو خوشگوار تعلقات کے متعلق تقریریں کی گئی ہیں۔ ان میں اس قسم کی بہت سی باتیں کہی جاتی رہی ہیں۔ لیکن عملاً ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے مسائل کے علاوہ کشمیر اور نہری پانی کے نہائت اہم مسائل جوں کے توں چلے آتے ہیں۔ اگر ایسی تقریروں کے پیچھے خلوص دل کام کرتا ہوتا۔ تو یقیناً آج تک یہ مسائل کبھی کے حل ہوچکے ہوتے۔ پھر یاد رہے کہ محض تقریریں اور خوشکن بیانات اس وقت تک کوئی معنے نہیں رکھتے۔ جب تک عمل سے ان کی تائید نہ ہو۔

ہمیں اعتماد ہے کہ جہاں تک بھارت اور پاکستان کے عوام کا تعلق ہے دونوں ملکوں کے باشندے خلوص دل سے چاہتے ہیں۔ کہ دونوں ملکوں میں ایسے ہی خوشگوار تعلقات نشوونما پائیں جیسے کہ پنڈت جی کی تقریر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان اور بھارت دو ایسے ملک ہیں جن کے باہمی تعلقات دو ہمدرد بھائیوں کے تعلقات جیسے خوشگوار ہونے چاہئیں۔ ہم نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے کہ اگر یہ دونوں ملک باہمی تنازعات کو سلوک اور محبت سے طے کرلیں۔ تو دونوں مل کر ایشیائی اور افریقی ممالک کی ترقی میں راہنمائی کا فرض ادا کرسکتے ہیں؛

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسے خوشکن خیالات جیسے کہ پنڈت جی نے ظاہر کئے ہیں۔ اس وقت تک بے معنی ہیں جب تک عمل سے ان کی تائید نہ ہو ساری دنیا جانتی ہے کہ بھارت اور پاکستان میں کشمیر اور نہری پانی کا مسئلہ سب سے بڑی وجہ تنازعہ بنا ہوا ہے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان دونوں مسائل میں پاکستان مظلوم ہے۔ اس لئے ہم عرض کریں گے کہ پنڈت جی صرف خوشکن بیانات سے ہی خوش کرنے تک نہ رہ جائیں۔ بلکہ انہیں چاہیئے کہ ان دونوں بڑے تنازعات کو ختم کرنے کے لئے کوئی مؤثر اور فیصلہ کن قدم بھی اٹھائیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح انفرادی معاملات اور اندرون ملک میں خلوص نیک نیتی اور عدل وانصاف کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دو ملکوں کے باہمی تعلقات میں بھی ان باتوں کی سخت ضرورت ہے۔ اگر بین الاقوامی خلوص نیک نیتی اور عدل وانصاف کو لائحہ عمل بنایا جائے۔ تو آج ہی بھارت اور پاکستان ہی نہیں۔ بلکہ تمام ملکوں کے باہمی تعلقات نہائت خوشگوار اور سب کے لئے مفید ہوسکتے ہیں؛

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چالیسویں مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد اطلاع دیں؛

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ تین ہفتہ سے بخار کھانسی اور اسہال کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

خاکسار (شیخ) عبدالخالق اکاؤنٹنٹ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نبیوں کا سردار

تقریر محترم مولٰنا جلال الدّین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۵۸ء

(۵)

ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو روحانی انقلاب برپا ہوا کہ صدیوں کے مُردے نہ صرف یہ کہ وہ خود زندہ ہو گئے بلکہ مختلف اقوام کی روحانی زندگی کا بھی باعث بنے۔ اس سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کُل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کریگا۔ مَیں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم صلعم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کرے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعاتِ پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اُٹھتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہ آئی۔ پوری کامیابی، پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔"

اور آنجنابؐ کی یہ کامیابی ایسی نمایاں کامیابی تھی جس کو آج تک مخالفینِ اسلام بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً پادری غلام مسیح جو عیسائیوں کے مشہور اخبار نور افشاں کے بھی ایڈیٹر رہے تھے اپنی کتاب "کوائف العرب" یا قبل اسلام عرب کے ص۲۸ میں لکھتے ہیں:۔

"زمانہ زیرِ نظر میں اہلِ عرب کی گزشتہ شان ہی مقصود نہ تھی بلکہ اس زمانہ میں خارجی اور اندرونی آفتیں وسط عرب کی آبادی کا خون چوس رہی تھیں جن سے خلاصی اور رہائی پانا انسانی عقل و فکر اور قوت و طاقت کی حدود سے باہر ہو چکا تھا اہلِ عرب کا اپنے بندھنوں سے آزاد ہونا اور اپنی آزادی و حریت کو پھر حاصل کرنا واقعی قدرت کے معجزانہ کام پر منحصر تھا جس کا کوئی حق پسند انسان ہرگز انکار نہیں کر سکتا۔ چونکہ خدا نے یہ عظیم الشان کام حضرت مکی و مدنی کی معرفت کیا تھا اس وجہ سے ہمارے زمانہ کی ۲۴ کروڑ آبادی عرب اور اس کے فرزندِ اعظم کی عزت و حرمت کر رہی ہے۔"

یورپ کے غیر متعصب محققین بھی آپؐ کی اس عظیم الشان کامیابی کا کھلے لفظوں میں اقرار کرتے ہیں۔ پروفیسر باسورتھ ایم اے لکھتے ہیں کہ:۔

"علم تاریخ میں یہ ایک بے مثال قسمت کی بات ہے کہ محمدؐ بیک وقت ایک قوم و ملت کے اور ایک امپائر اور ایک مذہب کے کامیاب بانی قرار پائے۔"

اور جورج برنارڈ شا لکھتے ہیں کہ:۔

"قرونِ وسطیٰ کے پادریوں نے تعصب یا جہالت سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انٹی کرائسٹ یعنی دجال کہا ہے مَیں نے غور سے ان کی سوانح کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں انہیں نہ صرف دجال کہنا ہی حقیقت سے دُور ہے

He must be called the saviour of humanity. I believe that if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world he would succeed in solving its problems in a way that would bring it the much needed peace & happiness.

بلکہ اُسے انسانوں کا نجات دہندہ کہنا چاہیئے۔ مَیں یہ یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس جیسے شخص کو اس زمانہ میں متمدن دنیا کی ڈکٹیٹر شپ سونپی جائے وہ اس کی بہت سی مشکلات کے حل کرنے میں ایسے طریق پر کامیاب ہو جائے گا جس سے مطلوبہ امن اور سلامتی حاصل ہو جائے۔"

اور انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے گیارھویں ایڈیشن میں زیر قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق لکھا ہے:۔

"The most successful of all prophets and religious personalities.

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں اور سب مذہبی شخصیتوں سے زیادہ کامیاب نبی تھے۔ پس آپؐ کی بے نظیر کامیابی بھی دلیل ہے اس بات کی کہ آپؐ نبیوں کے سردار ہیں۔

نویں دلیل

بنی نوع سے ہمدردی

تاریخ عالم میں سے کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی۔ جس نے بنی نوع سے ایسی ہمدردی اور غمخواری کی ہو جیسی کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ مَیں اس وقت آپؐ کی بنی نوع سے ہمدردی کی صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اور وہ طبقہ نسواں سے متعلق ہے۔

دنیا میں ہزارہا نبی اور دوسرے مصلحین آئے جنہوں نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کیا اور مفید اصلاحات نافذ کیں لیکن مظلوم طبقۂ نسواں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی واجب عزت و احترام کا انسانی دلوں میں جذبہ پیدا کرنے کی طرف کما حقہٗ توجہ نہ دے سکے۔ چنانچہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی ملک اور کسی قوم میں عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ نہ رومی اس کی عزت و احترام کرتے تھے۔ نہ یونانی۔ ہندو مذہب میں عورت کی کوئی علیحدہ ہستی شمار نہ ہوتی تھی۔ اگر خاوند مر جاتا تو وہ بھی خاوند کے ساتھ (ستی) جلا دی جاتی تھی۔ اور اگر زندہ بھی رکھی جاتی تو اُسے دوسری شادی کرنے کی اجازت نہ تھی۔ خاوند جس قدر چاہتا اس پر ظلم کرتا تھا وہ اپنی رہائی کے لئے کوئی چارہ جوئی نہ کر سکتی تھی۔ اسی طرح یہودی مذہب نے عورت کے فطری حقوق کو پامال کر رکھا تھا۔ اور مرد کو جب اس کی بیوی اس کی نگاہ میں عزیز نہ ہو طلاق دینے کی کھُلے بندوں اجازت تھی۔ مگر عورت کے لئے اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کرنا کسی طرح جائز نہ تھا۔ اسی طرح دینِ مسیحی نے بھی کسی حالت میں بھی اُسے طلاق لینے کا حق نہ دیا اور اس کے درجہ کو مرد سے بہت کمتر بیان کیا۔

غرض عورت ساری دنیا میں مظلومی اور بیچارگی کی تصویر اور عبرت کا مرقع تھی۔ اس کی پیدائش ناگوار بلکہ آبرو ریز سمجھی جاتی تھی۔ عرب میں عورت کی ناگفتہ بہ حالت تھی۔ لڑکیاں زندہ درگور کر دی جاتی تھیں۔ وہ بکریوں بھیڑوں اونٹوں کے ریوڑ بڑھانے کے لئے شب و روز تدبیریں سوچتے مگر اس بیکس ہستی کو زندہ گاڑنے کے فیصلے ہوتے تھے۔ ایک جاہلی شاعر کہتا ہے ؎

تھوی حیاتی و اھوی موتھا شفقا
والموت اکرم نزال علی الحرم

یعنی میری بیٹی میری زندگی چاہتی ہے۔ اور مَیں عار کے ڈر سے اس کی موت کا خواہاں ہوں اور بات یہ ہے کہ عورتوں پر موت کا آجانا ہی اچھا ہے۔

ان حالات میں ہمارے آقا ومولیٰ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ؐ اس مظلوم فرقہ اناث کے لئے رحمت ہوکر آئے اور اسے قعر مذلت سے اٹھایا اور بہ بانگ دہل خدائے رب العلمین کی طرف سے یہ اعلان فرمایا کہ النساء شقائق الرجال عورتوں کو مردوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا اور ولھن مثل الذی علیھن کا ارشاد خداوندی سنا کر عورتوں کو ایسے وقت میں بنیادی حقوق میں مردوں کے مساوی قرار دیا۔ جبکہ مدینہ فرانس کی اس مجلس نے جو عورت کے حقوق پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی آخری رائے یہ قائم کی تھی کہ اب سے عورت کو بھی انسان سمجھنا چاہیئے۔ جب فرانس کے مدبرین عورت کو دائرہ انسانیت میں داخل کرنے کا ریزولیوشن پاس کر رہے تھے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم عورت کو مرد کے ساتھ بنیادی حقوق میں مساوی قرار دے رہے تھے۔ پھر آپ نے بحکم الٰہی وراثت میں عورت کا حصہ مقرر کیا۔ ماں اپنے بیٹے کی، اور بیوی اپنے خاوند کی اور بیٹی اپنے باپ کی اور بہن اپنے بھائیوں کی وارث قرار دی گئی۔ اور ان کا مناسب حصہ معین کیا گیا۔ اسی طرح اسے اپنی جائداد کی ملکیت کا حق دیا گیا اور خاوند کی طرح اسے یہ بھی اختیار دیا گیا۔ کہ نکاح کے بعد اگر شادی کی اغراض پوری نہ ہوسکیں تو وہ اپنے خاوند سے طلاق لے سکتی ہے۔ اگر وہ طلاق دینے پر راضی نہ ہو تو بذریعہ قضا طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ تعلیم کے لحاظ سے یہ نعرہ بلند کیا گیا کہ طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔

پھر اس کی عزت کیا بلحاظ والدہ۔ کیا بلحاظ بیوی اور کیا بلحاظ بیٹی اور کیا بلحاظ عام عورت ہر صورت میں قائم کی۔ ماؤں سے متعلق فرمایا جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ماں کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث اور جنت سے قریب کرنے والی ہے۔ اور بیویوں کے متعلق فرمایا۔ خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی یعنی تم خواہ کتنے ہی اچھے اور نیک بنو مگر یاد رکھو اس وقت تک تم اچھے نہیں سکو گے جب تک کہ اپنے اہل سے اچھا سلوک نہ کرو گے۔ جیسے کہ میں اپنے اہل سے اچھا سلوک کرتا ہوں۔ اور بیٹی کے متعلق فرمایا کہ جس کو خدا لڑکیاں دے اور وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے اور ان کی اچھے رنگ میں تربیت کرے تو یہ لڑکیاں اس شخص کے لئے دوزخ کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ پس آپ کی تعلیم اور آپ کی ہمدردی سے عورت جسے حقیر جنس خیال کیا جاتا تھا وہ جنس لطیف بن گئی۔ میراث پدری کی وارث اور شوہر کے ترکہ اور مال کی حصہ دار گھر کی مالکہ سمجھی جانے لگی۔ ادب واحترام بن گئی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے والوں کو یہ کہنا پڑا کہ

فلا تطلبنھا یا ابن کوز فانہ
غذی الناس مذ قام النبی الجواریا

یعنی اے ابن کوز تو اب بیٹی کو زندہ درگور کرنے کا طالب نہ ہو۔ کیونکہ جب سے نبی ؐ ظاہر ہوئے ہیں۔ لوگوں نے اپنی بیٹیوں کی بھی پرورش شروع کر دی ہے۔

آپ کی یہ ایسی ظاہر وباہر فضیلت ہے جس کا غیر متعصب یورپین محققین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک محقق Pierrs craibities لکھتے ہیں

Muhammad thirteen hundred years ago assured to the mothers, women and daughters of Islam rank and dignity not yet generally assured to women by the laws of the west.

یعنی تیرہ صدیاں گذر چکی ہیں جب سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمان ماؤں اور بیویوں اور لڑکیوں کو وہ درجہ اور وہ حرمت و عزت اور مرتبہ دیا ہے جو ابھی تک مغرب کے قوانین میں عورتوں کو عام طور پر نہیں دیا گیا۔

پس ہمارے مولیٰ اور آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ نصفہ بنی نوع سے بے مثال ہمدردی ہمیں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ کہ جملہ انبیاء میں سے آپ ہی ایک ایسے نبی ہیں جو نبیوں کا سردار کہلانے جانے کے مستحق ہیں۔

(وقت کی کمی کی وجہ سے محترم شمس صاحب کو یہ دلیل بہت اختصار کے ساتھ بیان کرنا پڑی) (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مستری محمد اسمٰعیل صاحب درویش ایک سیڑھی سے گر گئے ہیں۔ ان کی ایک پسلی اور تین پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور ان کو امرتسر ہسپتال لے جایا جا رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

(۲) میری بیوی چند روز سے بیمار ہے دل پر اثر ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔
محمد سعید منشی دارالرحمت غربی ربوہ

الدال علی الخیر کفاعلہ

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاصی تعداد ایسی ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے قرآن پاک میں بار بار "اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ" کا حکم دیا ہے۔ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ الدال علی الخیر کفاعلہ فرمایا۔ کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے گویا وہ خود ہی اس نیک کام کو کر رہا ہے۔ (ناظر بیت المال)

شکریہ احباب و درخواست دعا

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

جلسہ سالانہ کے معاً بعد مجھے انفلوئنزا کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ گیارہ روز تک صاحب فراش رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار تو اتر چکا ہے مگر نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بقیہ عوارض کو بھی دور فرمائے اور صحت وسلامتی کے ساتھ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۹ دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے اپنی دو بچیوں کے نکاح کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ میری بڑی بچی عزیزہ سلیمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب واقف زندگی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے صاحبزادے عزیزم ثناء اللہ خان صاحب سے ہوا ہے۔ اور میری دوسری بچی عزیزہ ی صادقہ نسیمہ کا نکاح مکرم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کے صاحبزادے عزیزم قریشی سعید احمد صاحب اظہر کے ساتھ ہوا ہے۔ عزیزم ثناء اللہ خان لاہور میں ٹیکنیکل کام کرتے ہیں۔ اور عزیزم قریشی سعید احمد صاحب شیخوپورہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ یہ دونوں خاندان سلسلہ سے مخلصانہ تعلقات رکھنے والے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو بابرکت فرمائے۔ اور نہ صرف فریقین کے لئے بلکہ سلسلہ کے لئے بھی ان نکاحوں کو خیر وبرکت کا موجب بنائے اور ایسی نسلیں پیدا فرمائے جو قیامت تک اسلام کا جھنڈا بلند رکھنے والی ہوں۔

مجھے اس موقعہ پر بہت سے دوستوں نے زبانی بھی اور باہر سے خطوط کے ذریعہ بھی مبارکباد دی ہے۔ میں اپنی علالت کی وجہ سے ان دوستوں کو جواب نہیں دے سکا اب میں اخبار کے ذریعہ ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس جذبہ اخلاص کی انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ ان کی سب مرادات انہیں عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کی مسرتوں سے شادکام کرے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم شیخ عبد الشکیل شرما (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور) سندھ کا نکاح عزیزہ امة المجید بیگم صاحبہ بنت مکرم منشی عبد الغنی صاحب مرحوم کوٹ ساکن جہلم سے مبلغ دو ہزار روپے مہر پر بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء مکرم مولوی عبد الغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے پڑھا۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بہت سی برکتوں اور رحمتوں کا موجب بنائے آمین۔
عبد الرحیم شرما محلہ دارالرحمت وسطی مکان ۱۴۷ ربوہ

مکرم لطیف احمد خانصاحب مرحوم

(از مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم۔ دفتر وقف جدید ربوہ)

میرے خالو مکرم لطیف احمد خاں صاحب امسال جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے۔ جلسہ کے بعد اچانک بیمار پڑ گئے اور صرف دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۲؍ جنوری کو اپنے مولائے حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ منشی دیانت خاں صاحب کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ منشی صاحب کے دو اور بھائی ڈاکٹر نعمت خاں صاحب مرحوم (وٹرنری سرجن) اور مرحوم شہامت خاں صاحب رضی اللہ عنہ تھے جنہیں ۳۱۳ صحابہؓ میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ مکرم شہامت خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کو ضلع کانگڑہ میں احمدیت پر سب سے پہلے ایمان لانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب رنگ میں اس خاندان کو امام الزمان کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشی۔

ایک مجذوب بزرگ ہر سال مکرم شہامت خانصاحب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور مکرم خانصاحب مرحوم ان کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ وہ آپؓ کے پاس آئے۔ اور اس ایک کمبل کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو آپؓ کے کندھوں پر تھا کہ یہ کمبل مجھے دے دو۔ آپؓ نے کسی وجہ سے نہ دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ اسی رات وہ کمبل دیمک نے جگہ جگہ سے خراب کر دیا۔

دوسری دفعہ آمد پر انہوں نے خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سے ایک دنبہ مانگا وہ بھی نہ دیا گیا۔ چند روز بعد وہ دنبہ بھی مر گیا۔

تیسری دفعہ وہ آئے اور ایک گھوڑی طلب کی۔ خانصاحب مرحوم نے فوراً وہ گھوڑی ان کے حوالے کر دی —— وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا میں اس کے بارے میں تمہیں موعود مسیح کی آمد کے متعلق خوشخبری سناتا ہوں۔ تحصیل بٹالہ میں "قادیان" نامی ایک چھوٹے سے گاؤں میں امام الزمان کا ظہور ہوا ہے۔ افسوس کہ ہم اس کا عروج نہیں دیکھ سکیں گے۔ لیکن تم جاؤ اور اس کی تلاش کرو۔

مکرم شہامت خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اس بات کا کھوج نکالا اور جب آپ کو یہ یقین ہو گیا کہ واقعی قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیحیت کا دعویٰ فرمایا ہے تو آپ ایمان لے آئے۔

کچھ عرصہ کے بعد سارے کا سارا خاندان حلقہ بگوش احمدیت ہو گیا۔ بعد میں مکرم ڈاکٹر نعمت خاں صاحب اور منشی دیانت خاں صاحب اپنا وطن چھوڑ کر مستقل طور پر قادیان (دارالفضل) میں سکونت پذیر ہو گئے۔ اس وقت منشی دیانت خاں صاحب لاہور میں ہیں۔ مرحوم لطیف احمد خاں صاحب آج کل محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی اسٹیٹ ظفر آباد لابینی میں اکوئنٹنٹ تھے اور تقریباً دس سال سے یہاں کام کر رہے تھے۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب (جو مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ماموں زاد بھائی اور آپ کے مختار ہیں) نے بتایا کہ لطیف احمد خاں صاحب مرحوم اس سال جلسہ سالانہ پر نہیں آ رہے تھے۔ لیکن اچانک سولہ دسمبر کو انہوں نے ربوہ آنے کا پروگرام بنایا اور کہا حضور ایدہ اللہ نے خطبات میں پرزور تحریک فرمائی ہے کہ ہر احمدی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی پوری پوری کوشش کرے۔ لہٰذا میں بھی انشاء اللہ العزیز حضور کے اس حکم کی تعمیل کروں گا۔ ہاں قبل ازیں میں بیوی بچوں سمیت ربوہ جا رہا ہوں۔ امسال اکیلا ہی ہو آؤں گا۔

اور اس طرح ۲۵؍ دسمبر کو مرحوم ربوہ میں آ گئے۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸؍ دسمبر تینوں دن صبح ہی صبح احمد نگر سے ربوہ آ کر سارا دن جلسہ گاہ میں تقریریں سننے کے بعد شام واپس گھر چلے جاتے رہے۔

غالباً ۲۹؍ دسمبر کو آپ نے اسٹیٹ کا حساب مکرم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ ۳۰؍ دسمبر کو مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سے مل کر واپسی کا پروگرام بنا کر بازار سے سلسلہ احمدیہ کی نئی اور بعض پرانی کتب خریدیں (آپ کے سامان میں کتابوں کے دو بکس ہیں جن میں بہت سی نایاب کتب بھری پڑی ہیں) بعدہ دفتر وقف جدید میں آئے اور نئے سال کا چندہ اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ادا کیا (حالانکہ ابھی وقف جدید کے نئے سال کی تحریک نہیں ہوئی تھی)۔ نیز فرمایا کہ میں اپنی جماعت کا تمام چندہ (یکمشت) لابینی پہنچتے ہی بھجوا دوں گا۔ مرحوم لابینی کے سیکرٹری مال اور قائد تھے۔ آپ ہمیشہ ہی اپنی جماعت کے چندہ کی نقد ادائیگی کر دیتے تھے۔ اور کبھی بھی آپ کے ذمہ کوئی بقایا نہیں تھا۔

بازار سے گھر میں آئے اور رات گئے تک عزیزوں اور مہمانوں سے مصروف گفتگو رہے۔

۳۱؍ دسمبر کو آپ کے سر میں درد شروع ہوا۔ جسے معمولی سمجھ کر ٹال گئے۔ دوپہر کے بعد یہ درد شدت اختیار کر گیا۔ رات تک پیٹ میں درد کے علاوہ متلی کی شکایت بھی رہی۔ جو بعد کو رفع ہو گئی۔ لیکن رات کو گردہ کے مقام پر شدید درد ہونے لگا۔ رات تو جوں توں بسر کی۔ صبح سویرے ہی ہم نے تانگے کا انتظام کیا۔ اور آپ تانگے پر سوار ہو کر فضل عمر ہسپتال پہنچے۔ یہاں آپ کا ہر ممکن علاج معالجہ کیا گیا۔ لیکن افاقے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور ۲؍ جنوری بروز جمعۃ المبارک پہلی اذان کے ساتھ آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ خاندان کے لئے بہت صدمہ کا موجب تھا۔ اس جوانا مرگ کا سب کو صدمہ تھا۔ خود ڈاکٹر حیران تھے کہ یہ کیا ہوا؟ لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم ہو گئے۔ اسی دن عشاء کے قریب آپ کو اس مبارک سرزمین میں دفن کر دیا گیا۔ جس کی مقناطیسی کشش سینکڑوں میل سے انہیں کھینچ کر لے آئی مکرم منشی دیانت خاں صاحب اور مرحوم کے بڑے بھائی رشید احمد خاں لاہور میں تھے۔ لیکن افسوس کہ ان میں سے کوئی بھی وقت پر نہ پہنچ سکا۔

مرحوم کی وفات ایک بہت بڑا حادثہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خاندان کے کئی افراد کو پہلے ہی ایسی خوابیں دکھا دی تھیں۔ جن میں ان کی وفات کی طرف واضح اشارہ تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ اور ان کے خورد سال بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جوان سال بیوی کو صبر و استقامت عطا ہو۔ آمین اللھم آمین۔ نیز مرحوم کی وفات سے مقامی جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی محض اپنے فضل و کرم سے پُر کرے۔

ولادت

برادرم سید محمد داؤد۔ پاکستان پٹرولیم سوئی فیلڈ۔ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴؍ جنوری ۵۹ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "حمیدہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچی کی صحت درازی عمر اور بچی کے صحیح معنوں میں "حمیدہ" ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولودہ سید یاسین شاہ صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

(لطف الرحمٰن ناز) کلرک دفتر تعمیر

درخواست دعا

میرا بھانجا حمید احمد لندن میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور محمود احمد کی ترقی کا معاملہ درپیش ہے۔ ان دونو کی کامیابیوں کے لئے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا کرتی ہوں۔

مریم بیگم اہلیہ محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت ربوہ

دعائے مغفرت

چوہدری نظام دین صاحب آف سینگری ضلع جالندھر۔ مورخہ ۵۹/۱/۱۴ بوقت بارہ بجے شب وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی اور موصی تھے۔ ان کی نعش ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز ظہر ازراہ شفقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب چوہدری صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الرحمٰن۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۲ ج ب)

اسلام میں توبہ کا مفہوم

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام میں ایک مسئلہ توبہ کا ہے۔ جس کا مفہوم بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انسان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو۔ اور کبائر کا ارتکاب کرنے والا ہو۔ پھر بھی جب وہ "میری توبہ" کہے گا۔ تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور پاک اور صاف لوگوں میں عند اللہ اس کا شمار ہوتا ہے۔ یہی وہ مفہوم ہے جس پر آریہ اور عیسائی اعتراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر توبہ کا یہی مفہوم ہے تو پھر تو اسلام نے (نعوذ باللہ) گناہوں کا دروازہ کھول دیا اور گناہوں پر جرأت دلا دی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اور بہت سی اصلاحات فرمائیں۔ وہاں اس مسئلہ کی حقیقت بھی بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ توبہ تَابَ سے ہے اور تَابَ کے معنے ہیں رَجَعَ وہ لوٹا۔ یعنی لغت کی رُو سے تائب وہ شخص ہوگا جو اُس سمت اور جانب کو چھوڑ دے جس پر چل رہا تھا۔ اور اس کی مخالف سمت اختیار کرے۔ اور اسلام میں تائب وہ ہوگا کہ جو بُرے کام کرتا تھا اور شیطانی کاموں میں جکڑا ہوا تھا مگر نیک تلقین پر شیطانی رستے کو چھوڑ کر خدائے رحمان کا رستہ اختیار کر لے اور بُرے کاموں کو کلیۃً ترک کر کے نیک کاموں میں لگ جائے۔ صحابہ کے متعلق قرآن کریم میں ہے۔ وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین (جمعہ) کہ اسلام سے پہلے صحابہ کرام ہر قسم کے بُرے کام کر لیتے تھے۔ مگر آنحضرت صلعم کی پاک صحبت اور آنجناب کی تلقین پر انہوں نے سب بُرے کام چھوڑ دیئے اور خدا کے نیک حکموں کی تعمیل پر لگ گئے۔

قشیریہ ایک تصوف کی کتاب ہے۔ اس میں ایک ڈاکو کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ پہلے وہ ڈاکہ زنی کا کام کرتا تھا۔ ڈاکے مارتا۔ لوگوں کو قتل کرتا اور ان کے مال لُوٹ کر لے جاتا۔ اپنے ان واقعات کی وجہ سے وہ بہت مشہور تھا۔ ایک دن وہ ڈاکو رستے پر جا رہا تھا کہ کوئی شخص قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا یہ آیت پڑھ رہا تھا:۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ

کہ کیا جو لوگ ایماندار کہلاتے ہیں اور اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اُن پر وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کے ذکر پر جھک جائیں۔ ڈاکو نے اس آیت کو سُنا اور اس آیت کے مضمون سے اس قدر متاثر ہوا کہ ڈاکہ زنی سے توبہ کی۔ اور بُرے کام ترک کر کے نیک کاموں میں لگ گیا۔ اب اس کا یہ کام ہو گیا۔ کہ جن مسافروں پر ڈاکہ ڈالا کرتا تھا اُن کے اسباب اٹھا کر راستے گزارنے لگا۔

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر اور آپ کی قوتِ قدسیہ سے متاثر ہو کر ہزاروں لوگوں نے توبہ کی۔ اور خدا کے مقدسین میں شامل ہو گئے۔ پس توبہ نصوح یعنی خالص توبہ جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ یہ معمولی طور پر زبان سے "میری توبہ" کہنے سے حاصل نہیں ہو جاتی بلکہ یہ توبہ تو جان گداز کرنے کا نام ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے پہلا گندہ لباس اُتار کر نیا پاکیزہ لباس پہنا جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص سچے معنوں میں تائب ہوتا ہے تو کوئی دنیاوی عزت اس کے رستے حائل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار

پس چاہیئے کہ توبہ کے صحیح مفہوم کو سمجھا جائے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ قرآن کریم میں ہے۔ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولٰئک یتوب اللہ علیھم (نساء) کہ جن لوگوں کی توبہ خدا کے ذمے قبول کرتا ہے وہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو نادانستہ طور پر بُرائی اور گناہ کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ اور پھر جلد ہی خدا کے حضور جھک جاتے ہیں اور معافی لیتے ہیں جیسے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر موجود ہے کہ اُن سے غلطی کا صدور ہوا تھا۔ مگر جب حضرت آدمؑ کو پتہ لگا کہ اُن سے غلطی ہوئی ہے اور خدا ناراض ہو گیا ہے تو فوراً خدا کے حضور جھک گئے اور معافی لے لی۔ حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے جوڑا کی دعا یہ تھی۔ وہ خدا کے حضور ان الفاظ میں چلّائے تھے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ اور یہ طریق وہ ہے جو ہمیشہ سے نیک لوگ اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

نعرہ انا ظلمنا سنتِ ابرار ہے ✣ زہر مُنہ کی مت دکھاؤ تم نہیں ہو نسل مار (درثمین)

پس یہ وہ مفہوم ہے جو توبہ کا اسلام پیش کرتا ہے اور جس پر کوئی عقل سلیم اعتراض نہیں کر سکتی۔ بلکہ عین فطرت کے مطابق پیش کیا گیا ہے ✣

سکھر میں مبلغ جرمنی مکرم عبد الشکور کنزے صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

مورخہ ۹ر جنوری ۵۹ء ۵ بجے شام مکرم و محترم عبد الشکور کنزے صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی (Kunze) کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں معززین شہر نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم ماسٹر قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منیر الدین احمد صاحب نے کی۔ ماسٹر صاحب موصوف نے مکرم و محترم عبد الشکور کنزے صاحب کا دوستوں سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب خالد نے مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کی طرف سے ایک ایڈریس پڑھا۔

معزز مہمان نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نعمت سے کس طرح متمتع فرمایا۔ اور کن کن مراحل کو طے کرنے کے بعد آپ نے اس دولت کو پایا۔ حاضرین نے آپ کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ اس کے بعد چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ ۶ بجے کے قریب یہ مبارک تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

(مجلس خدام الاحمدیہ سکھر)

مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک تقریب

مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۵۹ء کو بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ کی طرف سے باہر سے آنے والے مبلغین کرام مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ سیرالیون کو استقبالیہ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مبلغ انگلستان کو الوداعی پارٹی دی گئی۔

دعوت کا اہتمام خواجہ ریسٹوران گولبازار میں کیا گیا۔ جس میں متعدد بزرگوں نے بھی شمولیت فرمائی۔ یہ تقریب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جواب ایڈریس میں مبلغین کرام نے اپنے جذبات تشکر کا اظہار کرتے ہوئے قیمتی نصائح فرمائیں۔ اور دعا کی درخواست کی۔ ان کے بعد محترم صدر صاحب نے مبلغین کرام کے بنیادی ہتھیار دعا اور تبلیغ کو اپنانے پر زور دیا اور فرمایا کہ کوئی مبلغ صحیح معنوں میں ان کے بغیر مبلغ نہیں بن سکتا اس کے بعد صدر صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی دعا کے بعد مدعوئین کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی (ملک سعادت احمد اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار ربوہ)

ولادت

خاکسار کے ہاں خدا تعالےٰ نے مورخہ ۱/۵۹ کو دوسرا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شادی خاں صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ آمد قادیان محلہ دار الرحمت کا پوتا اور مکرم حکیم کرم الٰہی صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی عمر درازی خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد العزیز اکونٹنٹ برق اینڈ کمپنی لاہور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا بھتیجا داؤد احمد چند دنوں سے بیمار ہے۔ اور بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔

عبد السلام مبشر II ایر کالج دار الصدر غربی ربوہ

۲۔ میری بھانجی عزیزہ سعید خانم سلطان پورہ لاہور بخار سے سخت بیمار ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں التجا ہے کہ اس بچی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(مریم بیگم اہلیہ محمد شفیع نوشہری دار الرحمت ربوہ)

مغربی پاکستان کے مزید علاقوں میں راشن بندی کا امکان

کمی والے علاقوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے حکومت کا فیصلہ

لاہور ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے میں جہاں کہیں اور جب کبھی ضرورت محسوس ہو راشن بندی کر دی جائے گی۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ پالیسی اس غرض سے اختیار کی گئی ہے کہ کمی والے علاقوں کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں۔ اور اناج کی منڈی میں بھی صحت مند حالات برقرار رہیں۔

آج کل راشن بندی والے علاقوں میں گندم کی ماہانہ کھپت سولہ لاکھ من کے قریب ہے سرکاری اطلاعات کے مطابق حیدرآباد پشاور اور لاہور کے علاقوں اور بہاولپور کوئٹہ اور قلات کے سب ڈویژنوں کے علاوہ بعض جیلوں اور فوجی کیمپوں کے لئے بھی گندم مہیا کی جاتی ہے۔

ان سرکاری اطلاعات کے مطابق سرکاری طور پر خرید (پروکیور) کی ہوئی گندم کے حصول اور درآمدی گندم کے نقل و حمل سے متعلق پوزیشن تسلی بخش ہے۔ حکومت نے کھلی مارکیٹ میں فروخت کے لئے ٹوٹا چاول کے نقل و حمل کی اجازت دے رکھی ہے۔

پشاور میں وزیر داخلہ کی مصروفیات

پشاور ۱۶ جنوری حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ ۱۸ جنوری کی صبح کو پشاور پہنچ رہے ہیں اسی دن وہ شب قدر میں فرنٹیئر کانسٹیبلری کے رنگروٹوں کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کا معائنہ کریں گے اور وارسک پراجیکٹ دیکھنے جائیں گے دوسرے دن وہ میران شاہ میں اور ۲۰ جنوری کو وانا میں قبائلی جرگوں سے ملیں گے ۲۲ جنوری کو گورنمنٹ ہاؤس میں پولیٹیکل ایجنٹوں اور ڈپٹی کمشنروں سے خطاب کے بعد وہ خیبر میل سے لاہور روانہ ہو جائیں گے

افریقہ کی طرف سے امریکہ کو چیلنج

واشنگٹن ۱۶ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے کل یہاں کہا کہ افریقہ اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں خود مختاری اور آزادی کی جو تحریک ابھر رہی ہے۔ وہ آج کی دنیا میں ایک نمایاں قوت کی حیثیت رکھتی ہے۔

مسٹر ڈلس نے یہ بات امریکی سینٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کے ایک خفیہ اجلاس میں بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کمیٹی کو بتایا کہ۔

افریقہ میں ترقی کی رفتار تیز ہے اور نئے ملک راتوں رات معرض وجود میں آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ براعظم امریکہ کو اس بات کا چیلنج دے رہا ہے کہ وہ (امریکہ) نئے خود مختار اور آزاد مملکتوں کی امداد کے لئے جو کچھ کر سکتا ہے کرے۔

میزائل سازی میں روس کی کامیابی کا اعتراف

واشنگٹن ۱۵ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے کل یہاں نیشنل کلب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے لمبی مار کے میزائلوں کی تیاری میں زبردست ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں میں روس اور امریکہ کی ترقی کا آئیٹم وار موازنہ کرنا حماقت اور بیکار ہوگا۔ میزائل سازی کے بعض شعبوں میں سوویٹ روس نے بلاشبہ شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ صدر نے مزید کہا کہ سوویٹ روس اس میدان میں کئی برس سے کام کر رہا ہے اس کے برخلاف امریکہ نے لمبی مار کے میزائلوں پر اہم کام صرف چار سال قبل شروع کیا تھا۔ آپ نے کہا تاہم امریکہ بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

انسان کی شخصیت پر اثرات کی تفصیل

لندن ۱۶ جنوری۔ ایک برطانوی ڈاکٹر گائی ڈیبز نے رائے ظاہر کی ہے کہ انسان کی ظاہری شکل و صورت اس کی شخصیت پر اثر انداز ہو سکتی ہے

ڈاکٹر گائی ڈیبز کا ایک مضمون حال ہی میں ایک طبی جریدہ میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ بہت سے ایسے لوگوں میں جنہوں نے داڑھی بڑھائی پہلے سے زیادہ دلیری پیدا ہو گئی ہے۔ اسی طرح عورتوں پر بھی ان کے بالوں کی رنگت اور سٹائل کا اثر پڑتا ہے۔

ڈاکٹر ڈیبز نے مزید لکھا ہے کہ اگر کسی انعامی مقابلے میں کوئی شخص اچانک بہت بڑی رقم حاصل کرے تو اس کی شخصیت کا شیرازہ منتشر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اچانک اپاہج یا محتاج ہو جائے تو اس کے کردار میں خوشگوار تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

آخر میں ڈاکٹر ڈیبز نے ایک اور عجیب و غریب دعویٰ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض لوگوں کے کردار میں ان کے پالتو کتوں کے باعث تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ کتوں کو اپنی خصوصیات ورثہ میں ملتی ہیں اور وہ اپنے آپ کو مالک کے مزاج کے مطابق نہیں ڈھالتے اور نہ ان میں اس کی کچھ زیادہ صلاحیت ہوتی ہے لیکن ان کتوں کے مالک اپنے کردار کو ان کتوں کے کردار کے مطابق بنا لیتے ہیں

مغربی پاکستان میں اناج کی نقل و حمل پر پابندیوں کی وضاحت

لاہور ۱۶ جنوری آج ایک سرکاری اعلان میں اناج کی نقل و حمل پر پابندیوں کے متعلق بعض غلط فہمیوں کے سلسلہ میں وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں گندم کی نقل و حمل پر کنٹرول کے حکم مجریہ ۱۹۵۷ء میں یہ احکام درج ہیں۔

گندم

(۱) کوئی شخص محکمہ خوراک کے کسی افسر سے حاصل کردہ پرمٹ کے بغیر پانچ سیر سے زیادہ گندم کسی بھی ذریعے سے اضلاع لاہور (ماسوائے تحصیل ہائے قصور و چونیاں) راولپنڈی، جہلم اور گجرات (ماسوائے تحصیل پھالیہ) کے راشن بند علاقوں نیز ان علاقوں میں جنہیں وقتاً فوقتاً حکومت نے راشن بندی کا علاقہ قرار دیا ہو، نہ تو درآمد کر سکتا ہے۔ اور نہ ان علاقوں سے برآمد کر سکتا ہے۔ راشن بندی کے علاقوں میں ایک گاؤں قصبہ یا شہر سے دوسرے گاؤں۔ قصبہ یا شہر میں بھی مشینی ذرائع سے اس کی نقل و حمل ممنوع ہے

(۲) اضلاع ملتان۔ منٹگمری۔ لائل پور، شیخوپورہ جھنگ۔ شاہ پور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور ضلع لاہور کی تحصیل ہائے قصور و چونیاں۔ ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ نیز اضلاع حیدرآباد، دادو۔ تھرپارکر، نواب شاہ۔ خیرپور۔ سانگھڑ۔ لاڑکانہ سکھر۔ بہاولپور، بہاولنگر رحیم یار خاں۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں سبی۔ لورالائی۔ قلات۔ خاران۔ میانوالی اور اٹک میں ایک گاؤں۔ قصبہ یا شہر سے دوسرے گاؤں۔ قصبہ یا شہر میں بھی گندم کی نقل و حمل مشینی ذرائع سے ممنوع ہے چاہے وہاں راشن بندی ہو یا نہ ہو۔ تاہم ان اضلاع میں غیر مشینی ذرائع سے گندم کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں۔ مذکورہ بالا اضلاع کے علاوہ دوسرے اضلاع میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کسی بھی ذریعے سے گندم لے جانے پر پابندی نہیں۔

چاول

جہاں تک چاول کا تعلق ہے۔ مغربی پاکستان پیڈی اینڈ رائس (کنٹرول) آرڈر مجریہ ۱۹۵۸ء اور مغربی پاکستان سپلمنٹری پیڈی اینڈ رائس (کنٹرول) آرڈر مجریہ ۱۹۵۸ء میں نقل و حمل کی پابندی کے بارے میں مندرجہ ذیل احکام درج ہیں:۔

کوئی شخص، سوائے پرمٹ کے اضلاع لاڑکانہ۔ جیکب آباد۔ دادو۔ سکھر۔ ٹھٹھہ گوجرانوالہ، شیخوپورہ۔ سیالکوٹ اور ضلع لائلپور کی تحصیل جڑانوالہ سے پانچ سیر سے زیادہ چاول یا دھان نہ تو خود لے جا سکتا ہے اور نہ کسی ٹرانسپورٹ کے ذریعے بھیج سکتا ہے ان اضلاع میں غیر مشینی ذرائع سے دھان اور چاول کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں مندرجہ بالا اضلاع کے سوا مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں میں چاول کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں۔

مارشل لاء کے تحت گندم اور چاول کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

”پرمٹ حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات کو چاہیئے کہ وہ قریبی ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کو درخواست دیں۔ جائز کاشتکاروں کو گھریلو استعمال کے لئے چار ماہ تک کی ضروریات کے مطابق گندم یا چاول لے جانے کے پرمٹ دئے جا سکتے ہیں۔“

تجارتی مقاصد کے لئے بھی چاول کے پرمٹ متعلقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر جاری کرتے ہیں۔ یہ پرمٹ ضرورت کے علاقوں کی منڈیوں میں چاول فراہم کرنے کی غرض سے منظور شدہ پکے آڑھتیوں یا ایجنٹوں کو ٹوٹا چاول کی فراہمی کے لئے دئے جاتے ہیں۔ جس کی مقدار دئے ہوئے چاول کی قابل اجازت حد تک ہو سکتی ہے۔

رسائل و جرائد کے درآمدی لائسنسوں کی تجدید

کراچی ۱۶ جنوری۔ اخبارات، رسائل و جرائد وغیرہ کے جو درآمدی لائسنس دیگر غیر استعمال شدہ درآمدی لائسنسوں کے ساتھ منجمد کر دئے گئے تھے۔ ان کی اب پھر تجدید کی جا رہی ہے تاکہ رسد کا سلسلہ برقرار رہے اس مقصد کے لئے درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر ایک اعلان جاری کر رہے ہیں

بغداد ریڈیو کے سابق مصری مقرر کو سزا

قاہرہ ۱۶ جنوری آج قاہرہ کی فوجی عدالت سے مسٹر سعید لطفی کو جو پہلے بغداد ریڈیو سے تقریریں نشر کیا کرتے تھے عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ ساتھ ہی اسے ایک ہزار پونڈ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ لطفی کے خلاف استغاثہ نے یہ الزام پیش کیا تھا کہ اس نے مصری انقلاب اور صدر جمال ناصر کے خلاف تقریریں نشر کر کے ایک غیر ملکی حکومت کی خدمات انجام دیں۔ استغاثہ نے اس کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا۔ لطفی کو گذشتہ جولائی میں عراق میں ”خونی انقلاب“ کے بعد گرفتار کر کے مصری پولیس کے حوالے

پاک امریکی معاہدے کے مسودے پر کراچی میں ابھی غور کیا جا رہا ہے

معاہدہ بغداد کے مسلم حلیف آپس میں بھی صلاح مشورہ کر رہے ہیں

کراچی ۷ رجنوری۔ محکمہ خارجہ کے ایک ذریعہ نے آج یہاں بتایا کہ پاکستان کی حکومت امریکہ اور پاکستان کے مجوزہ باہمی دفاعی معاہدے کے مسودے پر ابھی تک غور کر رہی ہے جو یہاں واشنگٹن سے موصول ہوا ہے۔

اس معاہدے کے لئے بات چیت آئزن ہاور کے اعلان کے تحت کی جارہی ہے جو معاہدہ بغداد کے لنڈن کے اجلاس میں کیا گیا تھا اور جس میں امریکہ اور معاہدے کے تین ارکان پاکستان ایران اور ترکیہ سے زیادہ قریبی تعلقات قائم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

اس ذریعہ نے یہ بتانے سے معذوری ظاہر کی کہ مجوزہ معاہدہ کن شرائط پر مشتمل ہوگا۔ اس نے یہ بھی بتانے سے انکار کر دیا کہ پاکستان اس مسودہ پر خوش ہے یا نہیں۔

باہمی تبادلہ خیالات

یہاں کے سفارتی مبصرین نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان ترکیہ اور ایران اس مسودے پر اپنی قطعی رائے ظاہر کرنے سے قبل اس پر باہمی تبادلہ خیالات کریں گے۔ معاہدے کا یہی مسودہ انقرہ اور تہران بھیجا گیا ہے۔ توقع ہے کہ کراچی میں معاہدہ بغداد کے آئندہ اجلاس کے دوران میں اس معاہدے پر دستخط کر دئیے جائیں گے۔ معاہدے کا مسودہ بہت مختصر ہے۔ یعنی ٹائپ کے کاغذ پر ڈیڑھ صفحہ۔

معاہدے کی تجاویز کا مسودہ واشنگٹن نے تینوں ملکوں کو سب سے پہلے کئی ماہ قبل بھیجا تھا۔ پاکستان اور اس کے حلیفوں نے باہمی مشورے کے بعد چند جوابی تجاویز پیش کیں۔ جن کی روشنی میں امریکہ نے نیا مسودہ بھیجا ہے اور اسی پر آج کل غور و خوض کیا جارہا ہے۔ باخبر سفارتی ذرائع نے کہا ہے کہ امریکہ کی تازہ ترین تجاویز معاہدے کی اصل شرائط سے بہتر ہیں تاہم یہاں اس خیال کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کہ امریکہ معاہدے کے تینوں مسلم ملکوں کے مطالبات منظور کرنے کے لئے اگرچہ مزید آگے بڑھ آیا ہے مگر وہ کافی آگے نہیں بڑھا۔

پاکستان نے امریکہ کو تجویز پیش کی کہ وہ اس امر کی ضمانت دے کہ جارحانہ کارروائی کسی بھی جانب سے کی جائے وہ اپنے حلیفوں کی مدد کرے گا۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ معاہدے کے کسی رکن کے خلاف جارحانہ کارروائی کی صورت میں امریکہ کی ذمہ داریاں واضح کی جائیں۔ مگر اس میں امریکہ کی جانب سے فوجی امداد میں اضافے کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔

دریں اثنا معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس کی تیاری کے سلسلہ میں معاہدے کی کمیٹیوں کے اجلاس شروع ہوگئے ہیں آج رابطہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ آئندہ دوسری کمیٹیوں کے اجلاس بھی کونسل کے لئے اپنی رپورٹیں مکمل کریں گے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ پاکستان نے اس موقف کو آخری شکل دے دی ہے جو وہ کونسل کے اجلاس میں اختیار کرے گا۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ پاکستان معاہدے کے رکن ملکوں کے سامنے کوئی نئی تجویز پیش نہیں کرے گا۔ رکن ممالک مشرق وسطےٰ بالخصوص عراق کی سیاسی صورت حال پر بھی غور کریں گے۔ اس کے علاوہ معاہدے کی مختلف کمیٹیوں نے رکن ممالک کی اقتصادی ترقی اور ان کے درمیان مواصلات کے نظام کو بہتر بنانے اور ان کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان پر بھی غور کیا جائے گا۔

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اسد بیگ کے علاوہ ممکن ہے پاکستان کے مالیات تجارت اور امور خارجہ کے وزراء بھی اجلاس میں شریک ہوں گے۔

سیفٹی ایکٹ کے تین نظر بندوں کی رہائی

پشاور ۷ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کل کیمبل پور جیل سے تین سیاسی نظر بندوں کو رہا کر دیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں:۔ ماسٹر علی شیر خان (پشاور) دوست محمد خان (مردان) اور محمد فرید خان (نوشہرہ) انہیں مارشل لاء کے نفاذ کے بعد سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کر دیا گیا تھا۔ ان نظر بندوں نے حکومت کو مکمل طور پر وفادار رہنے اور آئندہ کے لئے قانون پسند شہری کے طور پر زندگی گذارنے کا یقین دلایا ہے۔ انہیں اسی پختہ یقین دہانی پر رہا کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۷ رجنوری۔ مسٹر عبد الحفیظ کاردار نے کرکٹ کنٹرول بورڈ پاکستان کی ایگزیکٹو کمیٹی کی رکنیت اور بورڈ کی سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے سے استعفاء دیدیا ہے مسٹر کاردار نے کل رات کہا ہے کہ انہوں نے اپنے اس فیصلے کی اطلاع بورڈ کے سیکرٹری کو آج ایک خط میں کر دی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ــــــ راولپنڈی ڈویژن

ماڑی انڈس ٹانک سیکشن میں مال گاڑیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے ایک مسافر ڈبے کی ایزادی

ماڑی انڈس ٹانک سیکشن میں مسافروں کی سہولت کے لئے ۱۶ رجنوری ۱۹۵۹ء سے آر ۵ ۷ اپ آر ۶ ۷ ڈاؤن مال گاڑیوں کے ساتھ تیسرے درجے کی ایک بوگی حسب ذیل پروگرام کے مطابق لگا کرے گی۔

آر ۵ ۷ اپ کے ساتھ جو ماڑی انڈس سے ہر جمعہ، اتوار اور منگل کے روز سوا چھ بجے ٹانک کیلئے روانہ ہوگی۔

آر ۶ ۷ ڈاؤن کے ساتھ جو ٹانک سے ہر ہفتہ، پیر اور بدھ کو ۱۰ بجے ماڑی انڈس کے لئے روانہ ہوگی۔

ایم مشتاق
برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع برج باہل تحصیل چنیوٹ

لالہ ولد سجادہ سکنہ موضع برج باہل تحصیل چنیوٹ بنام جیندا رام۔ لال چند۔ وزیر چند۔ پیارا رام بھائی پسران چانن داس غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۱۲ کا ½ حصہ بوزن $\frac{93}{14}$ مطابق جمعبندی سال ۵۵-۱۹۵۲ء

مندرجہ بالا میں جیندا رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ $\frac{1}{59}$-۳۰ کو بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی ضابطہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ $\frac{1}{59}$-۱۰ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ صدر — مہر عدالت

مکرم ڈاکٹر سراج الحق صاحب کے لئے

دعا کی درخواست

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ربوہ)

مکرم برادرم شیخ محمد حنیف صاحب نے کوئٹہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم ڈاکٹر سراج الحق صاحب جو خود بھی مخلص احمدی ہیں اور مخلص احمدی خاندان کے ایک فرد ہیں۔ دو ہفتہ سے صاحب فراش ہیں۔ کئی راتوں سے سو نہیں سکے۔ انہیں شدید کھانسی ہے۔ دمہ جیسی سانس کی تکلیف ہے۔ بیماری کی وجہ سے ان کی ڈسپنسری بھی بند پڑی ہے۔ ڈاکٹر صاحب غریب پرور ہیں۔ اور ان سے ہمیشہ ہمدردی سے پیش آتے ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالے ایسے نافع وجود کو شفائے عاجل عطا فرمائے آمین ٭